

آداب طعام اور ان کی معنویت

(سید جلال الدین عسکری)

کھانے سے پہلے وضو | حدیث شریف میں آتا ہے۔

برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء
بعد ۲۱۵
کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی
وضو ہو اور اس کے بعد بھی۔

کھانے سے پہلے وضو کا عرصہ فائدہ یہ ہے کہ اس سے موندہ اور ہاتھ جن سے کھانے میں مدد لی جاتی ہے
دھل جاتے ہیں۔ یہ صحت کے پہلو سے ضروری ہے تاکہ غذا کے ساتھ گندگی پیٹ میں نہ جانے پائے، وضو بعض
اور اعضاء بھی دھلتے ہیں ان کا بظاہر کھانے سے تعلق نہیں ہے یہ وہ اعضاء ہیں جو بالعموم کھلے رہتے ہیں اور کام کاج
میں میلے ہوتے ہیں۔ ان کا دھونا شکل نہیں ہے۔ وہ بھی اگر کھانے سے پہلے دھل جائیں تو ایک طرح کی تازگی اور
نشاط کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کھانے کی طرف رغبت بڑھتی ہے اور جہلم پر اس کے خوش گوار اثرات مرتب
ہوتے ہیں۔

وضو کا اصل فائدہ روحانی ہے۔ اس کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا ہوتا اور یہ احساس ابھرتا ہے کہ
غذا سے ملنے والی طاقت و توانائی کو خدا کی عبادت میں صرف ہونا چاہیے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ کھانا اگر اس مقصد
سے ہو کہ دینی کاموں میں استغنائت حاصل کی جائے تو یہ عبادت ہے اس لیے اس کا حق ہے کہ نماز سے پہلے جس
لمحہ وضو کیا جاتا ہے اسی طرح کھانے سے پہلے وضو کیا جائے۔

۱۵ ابو داؤد کتاب الاطعمہ باب فی غسل الید قبل الطعام۔ امام ابو داؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ترمذی اس
کے ایک راوی قیس بن ربیع کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بیضی فی الحدیث، یعنی وہ روایت حدیث میں کم زور مانا جاتا ہے۔ ابواب
الاطعمہ، باب الوضوء قبل الطعام وبعده

کے اجار علوم الدین: ۳۳

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر وضو کے کھانا تناول فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے فارغ ہو کر مہاڑ کی گھاٹی سے نکلے، ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھی تھیں، ہم نے دعوت دی، آپ شریک ہو گئے اور پانی استعمال نہیں فرمایا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ہاتھ میں گندگی نہ ہو اور وہ صاف ہو تو کسی چیز کے کھانے کے لیے اسے وضو ضروری نہیں ہے۔ بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھایا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر تشریف لائے، آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ وضو کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ کیا مجھے نماز پڑھتی ہے کہ وضو کر لے؟ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علاوہ کا اجماع ہے کہ کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں ہے، جس شخص کا وضو نہیں ہے وہ کھاپی سکتا ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

ادیر کی جس حدیث میں کھانے سے پہلے وضو کا ذکر ہے اس کی سند کم زور ہے لیکن اگر اسے نظر انداز کر دیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بغیر وضو کے کھانا پینا ناجائز تو نہیں ہے البتہ وضو کو پسندیدہ یا مستحب کہا جاسکتا ہے۔ اس حدیث میں اور اس کے علاوہ بعض اور احادیث میں کھانے کے بعد بھی وضو کا ذکر ہے لیکن اس کی فقہی اور قانونی حیثیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس پر مضمون کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے بحث آ رہی ہے۔

کھانے کے بعد منہ اور ہاتھ کی صفائی ضروری ہے۔ ہاتھ صاف کھانے کے بعد مونہہ اور ہاتھ صاف کرنا

نہ ہو تو اس پر گندگی جمع ہوگی اور جلد متاثر ہوگی۔ منہ کی صفائی میں بے احتیاطی سے دانتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسلام ان سب باتوں کو اہمیت دیتا ہے۔ خاص طور پر رات کے کھانے کے بعد صفائی کے اہتمام کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الشیطان حساس لسان فاحذرہ
بے شک شیطان بڑا احساس اور چاٹنے والا ہے جس شخص کے ہاتھ میں رات کو سوتے

۱۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی طعام الغبار

۲۔ مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث الطعام

۳۔ نووی، شرح مسلم ۲/۲۵۷ ج ۲ ص ۶۹

فاصابه شیء فلا یلمم

وقت گوشت کی بوموجود ہوا در اسے کوئی

تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ ہی ملامت کرے۔

لا نفسه له

اس میں کھانے کے بعد ہاتھ صاف کیے بغیر سونے سے منع کیا گیا ہے اور اس کے ممکنہ نقصان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانے کی بو ہاتھ میں رہ جائے تو کوئی کیڑا اکوڑا کاٹ سکتا ہے۔ اس طرح کی کوئی تکلیف پہنچے تو آدمی کو اپنے ہی اوپر ملامت کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ سراسر اس کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس میں کسی اور کا دخل نہیں ہے۔ ہاتھ پر سیل اور کھپائی کے جمع رہنے سے جراثیم پرورش پا سکتے ہیں۔ اس سے جلدی امراض کا خطرہ رہتا ہے۔

رات کو منہ ہاتھ دھو کر اور دانت صاف کر کے سوناٹھی لحاظ سے کئی پہلوؤں سے مفید ہے۔ یہ شریعت کے منشاء کے بھی عین مطابق ہے۔ ان احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کی بہتر اور جامع شکل وضو ہے۔ حدیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ آدمی وضو کے ساتھ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے سوئے نہ

لے ابوداؤد و کتاب الاطعمہ باب غسل الیدین الطعام

لے حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذ اتیت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة فما اضطجع على شقك الا یمین ثم قل اللهم املک وجہی الیک والجبأت لہدی الیک رغبۃ و رعبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء الا الیک اللهم امنت بکتابک الذی انزلت و نبیل الذی ارسلت فان مت من ینتک فانت علی الفطرۃ واجعلہن اخر ما تکلن۔ بخاری کتاب الوضوء باب نضل من بات علی الوضوء، مسلم کتاب الدعوات، باب الدعاء عند النوم۔ (اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنادیا ہے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کر دیا ہے، انجھ پر نیکہ اور بھروسہ کیا ہے۔ تیرے ثواب کی امید بھی ہے اور تیرے عذاب کا خوف بھی لگا ہے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔ پناہ ملے گی تو تیرے ہی دامن میں ملے گی۔ میں ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل کی ہے۔ تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے (فرمایا) رات میں تمہاری گفتگو اسی دعا پر ختم ہو۔ اگر اس رات میں تمہاری موت واقع ہو جائے تو تم فطرت یعنی اسلام پر مرو گے ایک روایت میں ہے کہ اگر تم زندہ اٹھے تو تیرا وعدہ بدستور، نصیب ہوگی۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کے کلمات دہرائے تاکہ وہ یاد ہو جائے۔ آخر میں ”برسولک الذی ارسلت“ کہا تو آپ نے فرمایا: ینسب ینسب الذی ارسلت۔ کہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو صحابہ کرامؓ خزانہ بنائے رکھتے تھے۔ اس روایت سے فقہائے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعض باتیں صحابہ کرامؓ کو اپنے خاص الفاظ میں بھی یاد کرائیں۔

تین انگلیوں سے کھانا

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا کل ثلاث اصابع ویلعن یدہ قبل
ان یسحما۔^۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے
کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور اپنا ہاتھ انگلیاں
صاف کرنے سے پہلے زبان سے پاٹ لیا کرتے تھے۔

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ تین انگلیوں سے مراد انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ہے۔^۲
یہ حدیث بتاتی ہے کہ کھانے میں ہاتھ کو کم سے کم آلودہ ہونا چاہیے۔ جو غذائیں انگلیوں سے کھائی جاسکتی ہے
اس کے لیے پانچوں انگلیوں کا استعمال کرنا پاکی صفائی کے منافی ہے اور ذوق پر گراں گزرتا ہے۔

مسلم شریف میں اس مفہوم کی کئی روایتیں ہیں۔ ان کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سے متعدد سنتوں کا ثبوت
ملا ہے۔ ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے۔ چوتھی اور پانچویں انگلی اس وقت استعمال
کی جائے گی جب کہ ضرورت پیش آئے جیسے شوربا وغیرہ ہے کہ تین انگلیوں سے کھایا نہیں جاسکتا یا اسی طرح کا کوئی عذر
ہو (جن میں تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں)۔

دستر خوان کا استعمال

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

ما علمت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الا علی سکرۃ قط ولا
خبزہ مرقق قط ولا اکل علی
خوان قط قبل لقتادة فعلی
ماکان فی کلون قال علی
السفرک۔
مجھے نہیں معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
چھوٹے پیالہ میں کھانا کھایا ہو۔ آپ کے لیے
کبھی تیلی اور نرم و ملائم روٹی تیار کی گئی ہو اور
آپ نے کھائی ہو اور آپ نے کبھی خوان
استعمال کیا ہو حدیث کے راوی حضرت قتادہ
سے سوال کیا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ اور آپ
کے صحابہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ فرمایا دسترخوان پر۔

۱۔ مسند ابن ماجہ، باب لعن الاصابع۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی التمدیل

۲۔ فتح الباری: ۵/۹، ۵/۹۰

۳۔ نووی، شرح مسلم ج ۵ جز ۱۲ ص ۲۰۳، ۲۰۴

۴۔ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الخبز المرقق والا کل علی الخوان والسفرة، نیز ملاحظہ ہو، باب ما کان النبی واصحابہ یأکلون۔

حدیث میں ”سکر جتہ“ کا لفظ آیا ہے، جو چھوٹے پیالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے عدم استعمال کے متعدد وجوہ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کے دور میں اس کا رواج نہ تھا۔ دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اہل عرب اجتماعی طور پر اور مل جل کر ایک برتن میں کھانے کے عادی تھے۔ الگ الگ پیالوں میں کھانے کا رواج نہ تھا۔ ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ چھوٹے پیالے یا پیالیاں کھانے کے لیے نہیں بلکہ ایسی دواؤں یا حواشیات کے لیے استعمال کی جاتی تھیں جو باضم ہوں۔ وہ اس قدر پیٹ بھر کے کھانے کے عادی نہ تھے کہ ان کو دواؤں کی ضرورت پیش آتی۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ آپ نے کبھی ”خوان“ استعمال نہیں فرمایا۔ ”خوان اب ہر طرح کے دسترخوان کو کہا جاتا ہے لیکن یہاں ایک خاص قسم کے ”خوان“ کا ذکر ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ تانبہ کے بڑے طبق یا سینی کو تانبہ ہی کی چوکی پر جڑایا جاتا تھا۔ اس پر پیالے ہوتے تھے تاکہ انواع و اقسام کے کھانے نکالے جاسکیں۔ یہ کافی بھاری ہوتا تھا اسے ایک سے ایک سے دو آدمی اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تھے۔

اس طرح کے خوان، دنیا دار اور عیش پرست اصحاب ثروت استعمال کرتے تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کی طرح کی زندگی گزار رہے تھے اس میں اس کی گنجائش نہ تھی۔ راوی حدیث قتادہ کہتے ہیں کہ وہ کھانے کے لیے ”سفرہ“ استعمال کرتے تھے۔ ”سفرہ“ عام دسترخوان کو کہا جاتا ہے۔ یہ بالعموم چمڑے کا ہوتا تھا۔ اسے فرش پر بچھا کر کھانا کھایا جاتا تھا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کھانے کے لیے تپائی یا چوکی وغیرہ استعمال کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے کہ کھانا زمین پر رکھ کر کھانا یا زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنت سے قریب ہے۔ اس میں تواضع اور خاکساری بھی ہے۔ لیکن ”مادہ“ (تپائی یا اس جیسی اونچی چیز) پر کھانا منوع یا مکروہ نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی مانعت ثابت نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوئی ہے، اسے بدعت نہیں کہا جاتا، بلکہ بدعت وہ ہے جو سنت ثابتہ کے خلاف ہو اور جو کس امر شرعی کو ختم کر دے، جب کہ اس کی علت موجود ہو۔ بعض اوقات تو اسباب کے بدلنے پر نئی چیزیں ایجاد کر نئی پڑتی ہیں۔ ”مادہ“ صحت اس لیے ہے کہ کھانے کو ذرا اونچا رکھا جائے تاکہ کھانے میں آسانی ہو۔ اس طرح کی چیزوں میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

شرح فقہ الباری: ۵۲۰۹

۱۴۰۶ھ میں عنیدہ القاری شرح صیغ البخاری: ۱۴۰۶ھ

۲۷۲ھ احیاء علوم الدین

اس سے میز کرسی پر کھانے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

دانتوں سے نوچ کر گوشت کھانا | اس کے ساتھ بیٹ میں پیچھے ہضم میں معاون ہے۔ احادیث میں اس کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ حضرت صفوان بن امیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انهم يرا اللہ نعمانہ اھناؤ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اس لیے

امراء اللہ کہ یہ زیادہ لذیذ اور ہضم میں معاون ہوتا ہے

ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

كنت اكل مع النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ اللحم بيدى

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے

میں شریک تھا اپنے ہاتھ سے گوشت کو ہڈی

من المعظم فقال ادن المعظم

سے الگ کر کے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ہڈی

من فيك فانه اھناؤ

کو اپنے منہ سے قریب کرو اور دانتوں سے

گوشت نکال کر کھاؤ یہ زیادہ مزیدار اور ہضم میں

بہتر ہے۔

امراء اللہ

یہ دونوں روایتیں سند کے لحاظ سے کمزور ہیں لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسے

حضرت صفوان سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے لہ

اس کی حکمت واضح ہے۔ گوشت کو ہڈی سے دانتوں کے ذریعہ آسانی سے الگ کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ

گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے میں دانتوں کا عمل بڑھ جاتا ہے اور لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نوک زبان

پہلے ہی مرحلہ میں اس کی لذت بھی محسوس کرنے لگتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کھانے کے لیے چھری کا استعمال

لا تقطعوا اللحم بالسكين فانه گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لیے

لہ ترمذی، ابواب الاطعمہ، باب ما جاء ان يشوا اللحم نيشا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کے ایک راوی عبدالمکریم بن محمد شین سے

جرح کی ہے۔

لہ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اكل اللحم۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے۔

لہ فتح الباری: ۴/۴۴۵

من صبیح الامام احمد و انمسوہ فانه
اھنا و امراۃ
کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اسے دانتوں سے
نوح کرکھاؤ یہ زیادہ لذیذ بھی ہے اور جلد ہضم
بھی ہوتا ہے۔

یہ حدیث کمزور ہے لیکن جہاں تک گوشت کو دانتوں سے نوح کرکھانے کا تعلق ہے اس کی تائید اور پرکی
احادیث سے ہوتی ہے البتہ چھری کے استعمال کی ممانعت صحیح روایات کے خلاف ہے۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بکری کا شانہ تھا۔ آپ اسے چھری سے کاٹ کر تناول فرما
رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ آپ نے چھری رکھ دی اور غار کے لیے تیار ہو گئے۔ وضو نہیں فرمایا۔
اس حدیث کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں۔

اس میں گوشت کو چھری سے کاٹ کرکھانے کا جواز ہے۔ گوشت سخت ہو یا اس کا ٹکڑا بڑا ہو تو اس
کی ضرورت پیش آتی ہے۔ علاوہ اس کے کہ بلا وجہ چھری کا استعمال ناپسندیدہ ہے۔
امام بغوی فرماتے ہیں۔

اہل علم نے اس بات کو پسندیدہ قرار دیا ہے کہ گوشت کو نوح کرکھا یا جائے اس میں تواضع اور کبر سے اجتناب
اور دوری ہے۔ چھری سے کاٹ کرکھانا مباح ہے۔
علامہ ابن حزم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا ناپسندیدہ ہے۔
اسی طرح چھری سے کاٹ کر روٹی کھانا بھی ناپسندیدہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سلسلہ میں کوئی صریح ممانعت نہیں
آئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ
نے چھری طلب فرمائی اور اللہ کا نام لے کر اسے کاٹا۔

۱۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل اللحم۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس کے
ایک راوی ابو مضر نے بہت سی منکر احادیث روایت کی ہے یہ انہی میں سے ایک ہے۔ اس مفہوم کی ایک لطیف طبری میں ہے
لیکن اس کے ایک ایک راوی عباد بن کثیر کوئی نہیں نے ضعیف کہا ہے۔ یعنی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۱۴/۱۵
۲۔ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب قطع اللحم بالکین۔ مسلم، کتاب الحيض، باب الوضوء مما مست النار
۳۔ شرح مسلم، جلد ۲، جزء ۲، ص ۲۸۸/۲۸۹، مین: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۱۴/۱۵
۴۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل الجبن۔

صفائی کے لیے صابن کا استعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں صابن کا ذکر نہیں ملتا۔ بعد میں اشنان کا استعمال شروع ہوا۔ اشنان ایک گھاس کا نام ہے جو صابن کی طرح میل کچیل دور کرتی اور کپڑے کو صاف کرتی ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا۔ امام غزالی فرماتے ہیں ہاتھ صاف کرنے کے لیے اشنان کا استعمال بدعت یا نا پسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے۔ اس لیے کہ نفاقت کے لیے غل متحب ہے۔ اشنان سے یہ مکمل طریقہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں، صابن کے دور میں اس کا استعمال نہیں ہوتا تھا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے عادی نہ ہوں، یا یہ کہ یہ انہیں میسر ہی نہ رہی ہو اس کا بھی امکان ہے کہ وہ زیادہ اہم کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوں۔ ان کی زندگی سادہ تھی۔ کھانے کے بعد وہ ہاتھ اپنے بازو اور سر پر پھیر لیتے تھے۔

تولیہ کا استعمال

امام غزالی نے صحابہ کرامؓ کی سادگی کا جو ذکر کیا ہے اس کا ثبوت حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پکی ہوئی غذائیں ہم لوگوں کو کم ہی دستیاب تھیں، تولیہ کا استعمال بھی نہیں تھا۔ بخاری کی روایت ہے۔

قد كان زمان النبي صلى الله عليه وسلم لا نجد مثله ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يكن لنا ما نأكله الا ما يساعدنا واقدانا ثم نصلي ولا نتوضأ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سپکے ہوئے کھانے کی کمی ملا کرتے تھے جب اس طرح کا کھانا مل جاتا تو ہمارے پاس ہاتھ صاف کرنے کے لیے آؤیہ نہیں ہوتے تھے۔ ہمارے تولیے۔ ہمارے ہاتھ، ہمارے بازو اور ہمارے سر پر تھے ان ہی پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے، اس کے بعد ناز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

ہو سکتا ہے ابتداءً دور میں یہ کیفیت رہی ہو یا اس کا تعلق ایسی غذا سے جو جس میں تولیہ کے استعمال کی ضرورت نہ پیش آئے، اس لیے کہ حضرت جابرؓ کی بعض دوسری روایات میں تولیہ کا ذکر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھاتے وقت لقمہ ہاتھ سے گڑ پڑے تو اسے صاف کر کے کھالیا کر دے شیطان کے لیے اسے چھوڑ نہ دو۔

لہ احیاء علوم الدین: ۳/۲

شم بخاری، کتاب الاطعمہ، باب المنہیل۔

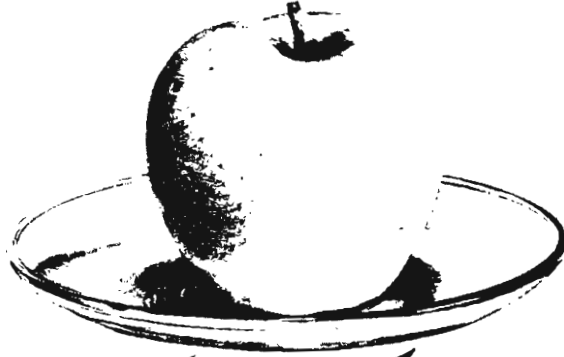
ولا یسح یدہ بالمندیل حتی
 یلعق اصابعہ فانتہ لا یددی
 فی ای طعامہ البرکۃ لہ
 کوئی شخص اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک
 صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنی انگلیوں کو
 منہ سے چوس نہ لے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا
 کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

امام نووی اس موضوع سے معلق احادیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ان سے بہت سی سنتوں کا ثبوت ملتا ہے
 منها جواز مسح الید بالمندیل
 لکن السنة ان یمکون
 بعد یغمائہ
 ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ رومال سے ہاتھ
 پونچھنا اور صاف کرنا جائز ہے۔ لیکن سنت یہ ہے
 کہ یہ انگلیوں کو چوسنے کے بعد ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد صفائی کے لیے تولیہ کا استعمال ہوتا تھا، اس لیے اس کے
 جواز میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ جو بھی انگلیوں کو چوسنے کے
 بعد تولیہ سے انہیں صاف کیا جائے تاکہ انگلیوں میں لگا ہوا کھانا ضائع نہ ہو اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ اسی میں اللہ نے
 برکت رکھی ہو۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کسنا ہوا ہاتھ تولیہ سے صاف کیا جائے تو اس سے تولیہ زیادہ گندہ ہو گا۔
 یہ تہذیب اور صفائی کے خلاف ہے۔ بہر حال اس سے ہاتھ صاف کرنے کے لیے تولیہ یا کسی بھی جاذب چیز کے
 استعمال کا ثبوت ملتا ہے۔

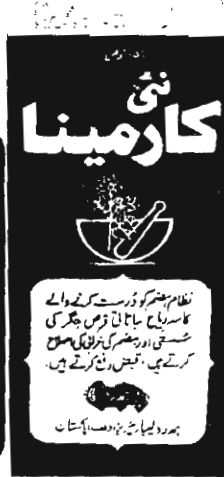
مرغن اور یکینی غذاؤں کے استعمال کے بعد صرف تولیہ یا جاذب کے ذریعہ منہ ہاتھ پوری طرح صاف نہیں
 ہوتے، اس کے لیے پانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ میں چکنائی یا گوشت
 کی بو نہیں ہونی چاہیے۔ اور اس کے مضرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ان دونوں طرح کی حدیثوں کے پیش نظر قاضی عیاض
 کہتے ہیں کہ تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے کا جن احادیث میں ذکر ہے ان کا تعلق ایسے کھانوں سے ہے جن کے کھانے
 بعد ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں پیش آتی (مرغن غذائیں اس میں نہیں آتیں، جیسے گوشت کے کھانے سے
 چکنائی لگ جاتی ہے یا ہاتھ میں اس کی بو رہ جاتی ہے، ایسی صورت میں ہاتھ دھونے کی ترغیب ہے اور کہا گیا
 ہے کہ اس میں غفلت اور کوتاہی سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (بقیہ ص ۶۳ پر)

لحمہ مسلم، کتاب الاشریہ، باب استحباب لعق الاصابع ومصا قبل ان یمسح بالمندیل۔ بخاری ویرجمی اس کی ہم معنی روایت حضرت جابر
 بن عباس سے آئی ہے اس میں ہاتھ صاف کرنے کا تو ذکر ہے لیکن کا ذکر نہیں ہے البتہ امام بخاری نے عنوان میں منديل کا لفظ
 استعمال کیا ہے، کتاب الاطعمہ، باب لعق اصابع ومصا قبل ان یمسح بالمندیل۔ یعنی تولیہ سے انگلیوں کو صاف کرنے سے پہلے منہ چوس لیا جائے
 ۱۵ شرح مسلم ج ۵ جز ۲ ص ۲۵۶ (۲۵۶)



روزانہ ایک سیب کھائیے کبھی معالج کے پاس نہ جاتیے!

داناؤں کا یہ مشورہ درست، بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزو بدن بنا سکے



ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظام ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ اپنی صحت اور زندگی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاد سے کام لیں۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔ پُر شور سے بچیں۔ مچھ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کریں۔ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات نہ کرتے ہیں۔

اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظام ہضم کی شکایات مثلاً بد ہضمی، قیض، گیس، سینے کی جان، درد شکم اور کھانے سے بے وقتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیں۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔

نظام ہضم کی اصلاح کے لیے پوتا شیراز کا نام لیں

خوش ذائقہ **نئی کارمینا** بیشمار گھر میں



محفوظ و قابل اعتماد مستعد بندر گاہ بندر گاہ کراچی جہاز رانوں کی جنت



بندر گاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں
ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجینیئرنگ میں کمال فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں جمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندر گاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

محدث کبیر قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی مدرس دارالعلوم
حانیہ اکوڑہ خٹک کے علمی عملی کمالات اور سیرت و سوانح پر مشتمل عظیم تاریخی دستاویز

ماہنامہ الحق شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر

ایک عہد ایک تحریک اور ایک تاریخ

اس نمبر کے لکھنے والوں میں اکابر علماء دیوبند، اساتذہ علم و شایخ کبار، معروف و غائبوں کے
میر، ہفت دوزوں اور اخبارات کے ایڈیٹرز صحافی ملک بیدوں ملک کے عظیم کارکن، محقق، مصنفین
شہور حدیث، متعدد مؤرخین، ادباء، افغان، عربی حکومت کے سربراہ سمیت افغان جوانوں کے تمام قائدین
محاذ جنگ کے متعدد جرنیل، سابق اور موجودہ حکمرانوں کے اعتراف عظمت پر مبنی تقریریں اور تحریریں
سیاست دانوں کا خراج عقیدت اور متعدد علماء کے مفصل بیانات۔ غرض اپنے موضوع اور جامعیت
اصبار سے ایک مثال شایعہ و بارہ سو صفحات پر مشتمل منظر عام پر آ گیا ہے۔
بہترین کتابت، عمدہ طباعت، مضبوط ڈاٹائی دار سنہری جلدیں، اہتمام الحق کے مستقل قارئین
اور نئے بننے والے خریداروں کے لیے ۲۲ فی صد کی خصوصی رعایت۔

اصل قیمت ۲۵۰ روپے

دی پی نہیں کیا جائے گا۔ پیشگی رقم بھیجنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے۔

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقیانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ